

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲- جلد ۱ — لودیانہ ۱۲- مارچ ۱۸۷۳ء — قیمت ۳ پائی

اشتہار قیمت نور افشاں

جو ہفتہ میں ایکبار جمعرات کے روز شایع ہوگا+

قیمت سالانہ	بلا محصول	مع محصول
	۱۲ر	عکر

اگر کوئی صاحب بارہ پرچہ اکٹھے منگوائے تو قیمت فی پرچہ مع محصول عہ سالیانہ ہوگا اگر چھ پرچہ اکٹھے منگوائے تو مع محصول سوا روپیہ فی پرچہ سالیانہ ٹھہریگا اگر تین پرچہ منگوائے جاویں تو فی پرچہ پونے دو روپیہ سالیانہ ہوگا+

اطلاع

جو صاحب عہ پیشگی عنایت فرماوے تو ایک پرچہ مفت یعنے بجائے بارہ پرچوں کے تیرہ بھیجے جاوینگے اور جو عہ پیشگی بھیجیں تو ۲ پرچہ انکے نام روانہ کئے جاوینگے اور مناسب کہ زر قیمت بذریعہ ہنڈوی یا منی آرڈر بنام صاحب مہتمم نور افشاں کے مہربانی فرماویں+

یہ بھی واضح ہو کہ زر قیمت سالیانہ اخبار ہذا پیشگی عنایت کریں+

سلطنت روس

ان دنوں اکثر صاحبان مہتمان اخبارات انگریزی اور ہندوستانی روس کی ترقی اقبال اور جاہ و حشم کا تذکرہ بڑی شد و مد سے تحریر فرماتے ہیں- خصوصاً جب سے وکیل یارقندی ہندوستان میں آیا ہے اور اُس کے استقبال کے لئے جناب فورسائتھ صاحب بہادر گورنمنٹ اُف انڈیا کی جانب سے مقرر ہوئے ہیں تاکہ اُنہیں جناب معلی القاب ویسرائے ہند کی خدمت عالی درجت میں شرف اندوز کریں تب سے اور زیادہ لوگوں نے من متھے خیالات باندھنے شروع کر دیئے ہیں علاوہ اسکے حضرات جہلا جو محض امی اور اخباروں کے پڑھنے سے مجبور ہیں اور اُنکے نتائج و مافی الضمیر سے ناواقف ہیں اُنکو دن رات ایک طرح کا یہی سودا ہو گیا ہے کہ وہ روس آیا- اِس خام خیال سے ہر ایک سے یہی پوچھتے ہیں کہ کیوں جی روس کا کیا حال ہے اور وہ اس ملک میں کب آویگا لیکن یہہ اُنکا بالکل خبط ہے اور جنون ہے کیونکہ اس معاملہ میں سرکار انگلشیہ اور سرکار روس کی گفتگو کچھ عرصہ سے دوستانہ شرائط پر طے ہو چکی ہے اور بالفعل اُنکا ارادہ ہندوستان کی طرف بالکل نہیں ہے بلکہ واضح ہو کہ ہماری سرکار ان دنوں بلوچستان میں تا حدود بولن پاس یعنے دریائے کابل کے رستے تک انتظام اور بندوبست مستحکم کر رہی ہے اور بدون عبور دریائے سندھ کے ہندوستان میں روس کا آنا سراسر نا ممکنات میں داخل ہے کیونکہ بالفعل فارس سے لیکر تا حدود سمرقند تک اُنکا دخل اور تصرف ہے اگرچہ اُنکی حرکات سکنات سے بہ نسبت خیوا- یارقند اور افغانستان کے پایا جاتا ہے کہ وہ سرکار انگلشیہ کی سرحد کو اپنے قبضہ میں کیا چاہتا ہے مگر تا ہنوز دلی دور ہے اور سرحد پر دخل پانا کچھ آسان نہیں ہے کیونکہ اکثر اِس معاملہ میں دانشمندوں کی یہی رائے ہے کہ وہ ریاستیں قدیمی جو دیار مذکور بالا میں موجود ہیں وہ مثل بڑے پُرانے درختوں کی مانند دور سے خوشنما نظر آتی ہیں جو درمیان سے بالکل بوسیدہ اور اجوف ہیں اور نہ اُن میں اس قدر طاقت و مبادرت ہے کہ وہ روس کا ایک صدمہ اُٹھا سکیں کس لئے وہاں کے باشندے جہالت و وحشت میں اس قدر مُبتلا ہیں کہ وہ اپنی بہبودی اور بہتری کا نام و نشان بھی نہیں جانتے- پھر اسمیں کیا نقصان ہے کہ ایسے ایسے وحشی لوگوں میں سلطنت روس کی قایم ہو جائے اور

تجارت کا سلسلہ جنبان ہوا - اور یہہ بھی کیا مضایقہ ہی کہ سرکار روس ہماری سرکار سے اِس معاملہ میں صلاح و مشورہ کیے اور وہاں بھی یہی انتظام ہندوستان کی مانند ہو جائے - چنانچہ سڑک ریل نہر عدالت شفاخانہ مدارس وغیرہ بن جائیں اغلب ہی کہ مینو سپل کمیٹی ہو تاکہ وہ وحشی قوم جو آدمیوں کے راہ و رسم سے ناواقف ہیں اُنکی ہدایت سے اپنی عادت اور وحشوت اور راہ زنی سے باز آئیں اور شائستگی پیدا کریں ✣

پیدایش

ہر ایک اِنسان کو لازم اور واجب ہی کہ جس وقت اُسکے یہاں لڑکا پیدا ہو تو وہ اپنے دلمیں یہہ فکر پیدا کرے کہ اب میں صاحب اولاد ہوا پہلے پہل تو صرف بی بی کا فکر اور اُسکے فرائض کا پابند تھا لیکن بالفعل خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہہ فرزند پیدا ہوا ہی اور اُسکی خوراک اور پوشاک کی ضرورت ثابت ہوئی ہی اِس لئے اِسکی تربیت اور تعلیم میں کوشش کرنی چاہئے تاکہ یہہ علم و ہنر خدا ترسی خدا شناسی پرہیزگاری محبت تہذیب اخلاق گناہ سے نفرت ہمسائیوں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ میں شہرۂ آفاق ہو قطع نظر اِسکے یہاں معاملہ برعکس ظہور میں آرہا ہی وہ لوگ اولاد کو تربیت کے زمانہ میں بُری صحبت سے نہیں بچاتے اور نیک صحبت کی رغبت نہیں دلاتے کیونکہ بچوں کا دل بہ سبب نقصان اور احتیاج طبیعت کے سادہ اور نقش دل کرنیکے لئے امادہ ہوتا ہی اِس لئے مناسب ہی کہ وہ وہ چھٹانے کے بعد ہی ادب اخلاق سکھانا شروع کرا دیں تاکہ بُری عادتیں قبول نکریں - لیکن یہہ بچوں کو لہو و لعب میں مشغول رکھتے اور بڑا پیار زیور پہنانے میں ظاہر کرتے ہیں کہ جتنے مدت اُنکی جانیں ضایع ہوتی ہیں اور علاوہ اِسکے وہ بیہودہ لڑکے اکثر نافہمی سے بُرے کام جیسے دروغگوئی چوری چغلخوری مکاری حسد فضولی اور اپنا پرایا نقصان کیا کرتے ہیں یہہ قصور اُنکے والدین کا ہی کہ جنھوں نے تربیت سے اُنہیں محروم رکھا کیونکہ اکثر بعد تربیت اور تقاضائے سن اور تجربہ کے وہ خود بخود نادم ہوتی ہیں اِس لئے مناسب ہی کہ بچپن میں اُنہیں ہدایت ہو تاکہ اُنکو وہ فحش یا بیہودہ گوئی سے ہمیشہ نفرت اور شیریں کلامی اور خوش بیانی کا لحاظ رہے - کیونکہ تربیت اولاد کی ایسی عمدہ بات ہی کہ جہان کا انتظام اِس پر منحصر ہی اور اُسکے نتایج سب پر ظاہر ہیں اور اگر یہہ لوگ شادی اور غمی کے مصارف کو موقوف فرماکے وہی روپیہ اولاد کی تعلیم میں صرف کیا کریں تو نیک ثمرہ پاویں - مگر یہہ عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے شان و شوکت اور شیخی میں آکر لڑکے کی پیدایش پر ہزار ہا روپیہ بیفایدہ اور عبث خرچ کر دیتے ہیں کئی ایک روز تک کنچنیوں کا ناچ کراتے ہیں اور اپنی حیثیت سے زیادہ روپیہ تصرف کرتے ہیں دائی جنائی کو پوشاک اور زیور اور نقد دیتے ہیں ہجڑوں کے علاوہ نقارچی اور باجے والے بہت روز تک شور و غل رکھتے ہیں اور چنگے بھلے آدمیوں کو جنھیں بھیک مانگنے کی عادت پڑ گئی ہی اُنہیں خیرات کا روپیہ دیتے ہیں ✣

باقی بہ ہفتہ آیندہ

التماس

ناظرین اخبار ہذا کی خدمت میں گذارش ہی کہ پرچہ نمبر ۹ نور افشاں کا بیوم مقرری یعنے چارشنبہ واقعہ ۱۲ ماہ مارچ کو طبع کیا گیا تھا مگر اُسمیں ایک مضمون نا ملایم سا کہ جسپر مہتمم اخبار ہذا نے بباعث جلدی بوقت سُننے کے اُسکی باریکی پر غور نہ کیا اور نہ سُنانیوالا جو صاحب زبان اور محاورات سے واقف تھا اُسکے اصل مضمون کو پہنچا لیکن بعد اطلاع کل پرچجات مرتب اخبار نے اُسکا خارج کر دینا انسب تصور کیا - اور چند پرچجات کہ ارسال ہو چکے تھے وہ تو نہ رک سکے لیکن تمام پرچجات مطبوعہ موجودہ کو تلف کر کے اُس شتگی مضمون کے عوض اور مضمون درج کرا کر پھر از سر نو اخبار طبع کرایا گیا یہی باعث توقف ارسال پرچہ ہذا میں سرزد ہوا ✣

اخبارات تار برقی

یکم مارچ - لنڈن - شب گذشتہ ہوس آف کامنس میں لارڈ انفیلڈ صاحب نے بجواب اوسبرن صاحب کے کہا کہ سرکاری وکیل متعام طہران نے موقشتہ میں رپوٹ کی تھی کہ روس اور فارس کے مابین ایک اقرار نامہ ہوا ہی جسکے بموجب روس اور فارس کے مابین دریائے اٹرک دونوں ملکوں کی سرحد قرار پائی ہی اور دونوں ملکوں نے ملک لینے دینے کے عہد و پیمان کی نسبت انکار ہو ✣

۲ - میڈرڈ - امریکہ کے دونوں ہوس آف کانگرس نے ملک ہسپانیہ میں سلطنت جمہوری کے قرار پانے پر تہنیت نامہ بھیجا ✣

۲- لنڈن- سینٹ پیٹرز برگ سے خبر آئی ہی کہ گرینڈ ڈیوک مکس صاحب ترکستان کو گئے ہیں +

۴- ورسیلس- لنڈن کے صرافوں کو امریکہ کے اٹھہ لاکھ روپیہ کی جعل ہنڈیاں بیسر و ہنے سے نقصان پہنچا جعل ساز باشندگان ملک امریکہ ہیں اور ایک ان میں سے پکڑا گیا ہی +

۴- لنڈن- ہوس اف کامنس میں لارڈ انفیلڈ صاحب نے بجواب مسٹر وہٹ ویل صاحب کہا کہ گورنمنٹ کی رائے میں ملک سپین میں تا حال کوئی ایسی سلطنت قایم نہیں ہوئی کہ اُسکو تہنیت نامہ بھیجا جاوے +

ایضاً- پارس- کارسٹ لوگوں نے ملک ہسپانیہ کی شمال کی طرف حملہ کیا اور وہاں کی سپاہ بھی کچھ فتور مچا رہی ہی +

اخبارات ملکی وولایتی

سرحدی خبر جہاندار شاہ مخروج حاکم بدخشان اور اُسکا مددگار امان الملک حاکم چترال عبدالرحمن خان سے خط و کتابت کر رہے ہیں جہاندار شاہ مدت تک عبدالرحمن خان کا رفیق رہا تھا اُسکی مدد سے اب عبدالرحمن خان کو شاید کچھ فایدہ ہوگا +

کابل کابل میں روایت ہی کہ روسی عبدالرحمن خان کو روپیہ اور سپاہ سے مدد دینے کا وعدہ کرتے ہیں اور بالضرور کسیوقت وہ کامیاب ہوگا +

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بعد دو تین گھنٹے ملاحظ فرمانے میلہ اسپان راولپنڈی کے اگر و واقع کوہ سیاہ و ہزارہ میں سے ہوتے ہوئے کوہ مری کو تشریف لیجائینگے +

بے تعصبی پائنیر میں لکھا ہی کہ چند روز ہوئے جب ایلچی یارقند دہلی میں پہنچا تو انگریزی بوٹ پہنے ہوئے واسطے سیر جامع مسجد کے گیا وہاں کے مولویوں نے اُس سے کہا کہ آپ بوٹ اُتار کر اندر جائیے اِس پر اُسنے جواب دیا کہ تمہارا بڑا مولوی کہاں ہی اُسے بلاؤ تا کہ میں اُسے دین اسلام کی بابت کچھ سکھلاؤں اتنے میں مولوی صاحب مع اپنے مریدوں کے تشریف لائے ایلچی نے ملامت کرکے کہا کہ تم ظاہر میں مومن پر حقیقتاً نصف ہندو ہو اور یہہ سب ظاہری تعصب اور رسومات کی پاکیزگی اہل ہنود سے نقل کی گئی ہی دیکھو یہاں قرآن موجود ہی اب بتلاؤ کہ کون سے مقام میں جوتے پہننے کی ممانعت ہی تا کہ مسجد میں ننگے پانوں ہو کر آویں وے سب لاجواب ہوئے تب ایلچی نے قرآن لیکر اُنکو در باب بلا تعصبی کے نصیحت کرکے نہایت ہی نادم کیا بعد ازاں بوٹ پہنے ہوئے تمام جامع مسجد میں سیر کیا +

حکم پسندیدہ اخبارات سے منکشف ہوتا ہی کہ ملک جاپان میں تجویز ہو رہی ہی کہ کسیاں سر بازار شاہراہوں میں نہ بیٹھنے پاویں اور لوگ فحش گفتگو علانیہ نکیا کریں +

نور افشاں- یہہ تجویز نہایت ہی پسندیدہ و برگزیدہ ہی کاش کہ ایسا حکم ملک ہند کے تمام شہروں میں بھی نفاذ پاوے- اِس لئے کہ جسوقت کوئی صاحب اخلاق و شریف آدمی بازار میں جاتا ہی تو ایسے امر کے مشاہدہ سے جو تہذیب اخلاق کے لیے مضر ہو اُسیا نفرت اُٹھانا پڑتا ہی اگرچہ یہہ حال عیاشوں و اوباشوں کے مرغوب طبع ہی +

مراد پوری ہوگئی ۱۸۶۷ء میں ڈاکٹر ہیپبرن صاحب نے جس نے زبان جاپان کی لغات انگریزی میں تصنیف کی ہی ارادہ کیا کہ ایک مرقع بہیل مکاڈو شاہ جاپان کی خدمت میں نذر گذرانے لیکن بسبب عدم موقع کے تیرہ برس تک اُسنے صبر کیا- ماہ نومبر گذشتہ میں صاحب موصوف نے اجازت پائی کہ اُس بیبل اور اپنی ایک لغات جاپانی و انگریزی کو مکاڈو شاہ جاپان کے پیش کرے شاہ ممدوح نے خوش ہو کر اپنی دستخطی چٹھی سے ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا +

تھوڑے دن ہوئے بیتیس عیسائی جو بسبب اپنے دین کے جاپان میں قید تھے رہائی پاکر آزاد ہو گئے ایسی باتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ مسیحی مذہب کی جو تین سو برس سے جاپان میں ممانعت تھی اب بباعث بے تعصبی حاکمان کے جلد بیل جاویگا +

عمدہ خصایل جو اطفال میں صفات مندرجہ ذیل سے موصوف ہیں خواہ وے ایک ہزار ہوں تو اُنکے واسطے ایکہزار اعلیٰ درجہ کے عہدے خالی ہیں- ۱- دیانتداری ۲- پاکیزگی ۳- ہوشیاری ۴- چالاکی ۵- محنت ۶- فرمانبرداری ۷- ثابت قدمی ۸- لایقیت ۹- خوش اخلاقی ۱۰- صفائی- یہہ دس خصائل کامیابی لڑکے کی خاصیت کو ترقی بخشتی اور بآسانی یاد ہو سکتی ہیں تم اپنی انگلیوں کے ہر ایک سرے پر ایک ایک کا خیال کرکے یاد کر سکتے ہو اور وے جڑاؤ انگشتریوں سے زیادہ بیش بہا ہونگی اور تب تم اپنے ہاتھ کو دکھانے سے کبھی نہ شرماؤگے +

زالہ زدگی ۸ مارچ کو لودیانہ میں قریب تین بجے بعد دوپہر کے مغرب کی طرف سے ابر سیاہ اُٹھا اول تو بارش شروع ہوگئی تھوڑی دیر میں اولے پڑنے لگے اِس کثرت سے کہ تمام سطح زمین سفید نظر آتا تھا قریب دو انچ کے اولوں کی تہہ لگ گئی چار بجے تک مینہہ و اولے پڑتے رہے کمال افسوس ہی کہ سرسوں و چینوں کا اُنسے زیادہ ہی نقصان ہوا ہوگا +

پروفیسر سلی صاحب ملک امریکہ کے ایک عالم و فاضل نے دنیا کے ارد گرد کا سفر کرکے ماہ دسمبر میں وارد بمبئی ہو کر بسبب درخواست چند پادری صاحبان کے ماہ فروری کی پہلی تاریخ تک مقام مذکور میں قیام اختیار کیا- صاحب موصوف نے واسطے فایدہ رسانی تعلیم یافتگان ملک ہند کے کئی ایک لکچر پڑھ سُنائے- اہل ہنود و اہل اسلام و پارسیوں نے اُنکو نہایت ہی خوشی و توجہ سے سُنا- اُمید ہی کہ لکچر صاحب ممدوح کے چھپ جاوینگے +

ضرورت تعلیم نسوان /

طفل جنین سے لیکر پیر فرتوت سال تک اِسکا قایل ہی کہ جیسے مردوں کے لئے سلسلہ تعلیم و تعلم بہمہ جہت کارآمد و مُثمر نتایج جمیلہ ہی ویسا ہی عورتوں کے واسطے بھی بہر نہج انتفاع بخش و منتج فواید جلیلہ ہی اگرچہ کوتاہ دست کیا جمیت رکھتا ہی کہ معشوقہ مضامین کی سر زلف تک ہاتھہ پہنچائے مگر تا ہم اپنے ناقص خیالات کو ناظرین اخبار پر ظاہر کرتا ہی +

انسان کی دو طور پر تمیز ہوئی ہی ایک تذکیر و تانیث جسکو تذکیر کہہ سکتے ہیں- دوسری لاحقی اور وہ مذہب اور تحصیل علوم و فنون کی

جس مذہب کا مرو ہوتا ہو ویسی شرح کی صورت اگر نہ ہو تو کامل اتفاق
اور پورا اتحاد حاصل ہونا نہایت دشوار ہو - اسی قیاس پر تمیز کیجیے
کہ علوم و فنون میں بھی یہی لحاظ مدنظر رہے تو بہا انسب
اور نہایت خوب ہو یعنے عالم کی عالم سے صحبت و موانست
قرین عقل فہیم اور مقتضی طبع سلیم ہو - ورنہ جیسے خلاف مذہبی سے
انواع و اقسام کے تناقص و تخالف واقع ہوتے ہیں یا اُنکے وقوع
کا خوف ہو ویسے ہی تربیت و تعلیم میں تخالف ہونے سے جا بجا
اُنہیں مخصوص اندیشوں میں گرفتار ہو نگے - ایک نامی حکیم کہتا
ہو کہ انسان بحیثیت مادہ اول مطلق حیوان تھا - سالہا سال کی
مشقت و عرق ریزی سے عقل و تمیز کے موافق یہہ رنگ و ڈھنگ
حاصل کر گیا - اُسی حکیم کا قول ہو کہ بندر پہلے کوئی اور جانور تھا جو
ترقی پاکر بن مانس بن گیا اور نیگرو قوم جسکو اقوام جاہل حبشی
وغیرہ سے تعبیر کر سکتے ہیں بن مانسوں کا تربیت یافتہ گروہ ہو اور
ان میں سے جنھوں نے عقل و تمیز کو زیادہ تر مدنظر رکھا سنگ نشین یا
کاکیشین ہو گئے +

میری رائے میں یہہ تو صحیح نہیں کہ ہم بندر وغیرہ سے ترقی پاکر
انسان بن گئے - مگر اسمیں شک نہیں کہ بن مانس اور خانہ بدوش اور حبشی
ہمارا اصل اور ہم اُنسے صرف بحیثیت عقل ممتاز ہیں - یہہ یقین کے قابل ہو کہ
خوبیا و ترقی آثار اور تہذیب ایک خانہ بدوش لوگ اور حبشیوں کے کل ترقی جن اشیا
کے ہی ترقی ہیں - بن مانسوں اور ہم لوگوں میں فقط طبع اور گفتگو کا ہی فرق ہو
سو خوبی طبیعت و کلام تعلیم و تربیت پر منحصر ہو - یہہ تجربہ ہم اپنے ہی درمیان
تربیت و تعلیم کی قلت و کثرت پر غور کرنے سے حاصل کر سکتے ہیں - ایک [illegible]
بنگالی جسکو ہم باعث ناچیزی اور غلاظت دیکھنا بھی نہیں چاہتے علم و عقل کے زور
اور تربیت یافتہ لوگوں کی برکت سے یہہ خواہش و تراش پیدا کرتا ہو کہ پھر ہم اسکی
صحبت [illegible] نہیں شمار کرتے ہیں اور اسکی ملاقات و نشست فخر سمجھتے ہیں بس اس
طول طویل کہانی کا مطلب یہہ ہو کہ تعلیم و تربیت کا انسانی طبیعت پر بڑا اثر ہو
اور اُسکا نہ صرف مرد ہی مستحق ہو بلکہ عورت بھی - اگر عورت مستحق نہ
ہوتی تو بقول حکیم بندر اور بن مانس ہی رہتی فقط مرد اس درجے کو پہنچتا
مگر ایسا نہیں ہوا - پس عورت بھی مرد کے موافق تعلیم و تربیت کے
شایاں ہو - یہہ تو اُس حکیم کا قول ہو کہ آدمی انسان ہوا - اور
میرا یہہ مقولہ ہو کہ عقل و علم اور معرفت الہی کے فیضان سے
انسان فرشتہ بن جاتا ہو +

باقی پھر آیندہ

پاک کلام کی عجیب تاثیر

ملک افریقہ کی شمالی اطراف میں کاروان کے ساتھ
ایک پادری صاحب سفر کرتے تھے وہ خیال کرتے تھے کہ
اس بڑی گروہ میں کوئی ایسا نہیں جو عیسیٰ مسیح کی کیفیت
سنکر اُس پر ایمان لاتا ہو - ایک رات کاروان میں بڑا شور
اُٹھا اور وہاں جا کر صاحب موصوف نے دیکھا کہ کوئی
شخص اپنے اونٹ سے گرکے مرنے پر ہو - اُسکے پاس جاکے
صاحب نے اُسکا سر اُٹھا کے دُھلوایا اور اُسے پانی
پلوایا تھوڑے عرصہ میں اُس شخص نے اپنی آنکھیں کھولیں
اور زبان عربی میں پادری صاحب نے اُس سے کہا
ای بھائی تو مرنے پر ہو عاقبت کے لئے تیری کیا اُمید
ہو اُسنے ہاتھ جوڑکے جواب دیا کہ عیسیٰ کے سوا میری
اور کچھ اُمید نہیں صاحب نے کہا خدا کا شکر لیکن اُسکا
حال کیونکر تجھے معلوم ہوا اُسنے اپنے کیسہ سے ایک
پھٹا ہوا ورق نکالکے کہا کہ اس میں میں نے دریافت
کرکے عیسیٰ کو پایا اور یہہ کہکے وہ مرگیا صاحب نے
وہ ورق لیکر اُسمیں ایک آیت دیکھی جسپر اُس شخص
نے نشان بنایا تھا وہ آیت یہہ ہو خدا نے جہان کو ایسا
پیار کیا ہو کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی
اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی
پائے - اس بیان سے یہہ نتیجہ نکلتا ہو کہ خدا کے
انتظام میں چھوٹے وسیلوں سے اکثر بڑے کام
نکلتے ہیں +

خدا ترس لڑکے کی حکایت

ذکر ہو کہ ایک شخص اپنے لڑکے کو ہمراہ لیکر
بارادہ چوری گھر سے چلا اور باغات کی طرف گیا تاکہ کچھ
پھل پھلاری ہاتھ لگیں اُسکا لڑکا ایک اتواری
اسکول میں پڑھا کرتا تھا اس جہت سے جانتا تھا کہ خدا
نے چوری کرنے کو منع کیا ہو اور چوروں کو سزا دیگا
خیر یہہ دونوں شخص چلتے چلتے قریب ایک باغ کے
پہنچے اور باپ بیٹے سے کہنے لگا کہ ای فرزند تم یہاں کھڑے
دیکھتے رہو کہ کوئی آتا تو نہیں ہو اور میں اس باغ میں
گھس کر پھل توڑنے جاتا ہوں اُسنے خود بھی چاروں
طرف دیکھ بھال لیا الغرض بیٹے کو چوکیداری کے واسطے
کھڑا کرکے آپ باغ کی دیوار پھاندنے چاہتا تھا کہ وہیں
یکایک بیٹے نے باپ سے کہا کہ ای ابا جان آپ نے
سب طرف دیکھا کہ کوئی دیکھنے والا نہیں ہو مگر ایک
طرف نہیں دیکھا ایک دیکھنیوالا موجود ہو - تب باپ
گھبرا کر پوچھنے لگا کہ ای عزیز کون دیکھنیوالا ہو - بیٹے نے
جواب دیا کہ خدا آسمان سے دیکھ رہا ہو - یہہ سنتے ہی
باپ بہت شرمندہ ہوا اور چوری کرنے سے باز
رہا - دیکھو خدا ترس لڑکے سے کیسا نیک کام ہو سکتا
ہو +

مطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری وِیری صاحب چھپا

